© rasailojaraid.com

پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت

مولانا ذاکر حسن نعمانی

جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

زیرِ مطالعہ مضمون مولانا ذاکر حسن نعمانی صاحب کا تحقیقی مقالہ ہے۔ جو انہوں نے بنوں فقہی کانفرنس کے موقع پر خود ہی پیش کیا تھا۔ چونکہ یہ قیمتی مضمون اب تک المباحث الاسلامیہ یا دیگر کسی کتاب و رسالے کے صفحات کی زینت بننے کا موقع نہ پا سکا تھا۔ اس لئے قارئین المباحث کے لئے حضرت کا یہ قیمتی مقالہ استفادۂ عام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ نیز بنوں فقہی کانفرنس کے تمام گراں قدر مضامین کو استفادۂ عام کے لئے کتابی شکل میں جلد منظرِ عام پر آنے کی بھی خوشخبری دی جاتی ہے۔ (ادارہ......)

پوسٹ مارٹم (POST MORTEM) لاطینی لفظ ہے POST کا معنی AFTER اور MORTEM کا معنی DEATH ہے یعنی (AFTER DEATH) موت کے بعد یا بعد الموت پوسٹ مارٹم کو اٹاپسی بھی کہتے ہیں۔

میڈیکل ڈکشنری میں پوسٹ مارٹم کا یہ مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

The post mortem examination of body including the internal organs and structures after dissection so as to determine the cause of death or the nature of pathological changes.

(Porlands medical dictionary twenty sixth edition page No.142).

ترجمہ: مردہ جسم کو کھول کر اس کے اندرونی اعضاء کا معائنہ کرنا تاکہ موت کا سبب اور تشخیص امراض کا علم ہو سکے۔

پوسٹ مارٹم کی مزید تشریح:

اگر کہیں سے ہڈیوں کا ڈھانچہ، دانت یا صرف ہڈیاں ہوں تو پتہ چلانا کہ انسان کی ہیں یا کسی جانور کی۔ پوسٹ مارٹم میں سر، چھاتی اور پیٹ کو چاک کیا جاتا ہے کبھی خوردبینی معائنہ کے لئے اور کیمیائی تجربہ کے لئے انسان کے کچھ اجزاء لئے جاتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوسٹ مارٹم کی قسمیں:

(1)Medicolegal Autopsy:

(2)Pathological Autopsy:

میڈیکولیگل اٹاپسی کے بارے میں ڈاکٹر سی کے پاریکھ کی انگریزی کتاب سے لیا گیا مفہوم درج ذیل ہے۔

قانون کے مطابق مردہ جسم کے بذریعہ رجسٹرڈ میڈیکل ڈاکٹر اندرونی اور بیرونی اعضاء کا معائنہ کر کے موت کا وقت اور وجہ متعین کرنا۔

(Text book of medical Jurisprudence and toxicology doctor C.K.PAREKH page No.89).

آگے لکھتے ہیں کہ اس سے چار چیزوں کا پتہ چلانا ہوتا ہے۔

۱)مردہ کی شناخت۔

۲)موت کی وجہ طبعی یا غیر طبعی ہے تو حادثاتی موت ہے یا خودکشی یا قتل ہے اگر قتل ہے تو قاتل کے قتل کے آثار میت میں پائے جاتے ہیں یا نہیں۔

۳)موت کے وقت کا تعین کہ کتنی دیر پہلے مرا ہے۔

۴)نوزائیدہ بچہ کے سلسلہ میں معلوم کرنا کہ آیا وہ زندہ پیدا ہوا تھا یا مردہ اگر مردہ پیدا ہوا تھا تو اپنی میعاد پوری کر کے پیدا ہوا تھا یا نہیں۔اس قسم کے پوسٹ مارٹم میں قانون کی مدد ہوتی ہے۔

دوسری قسم:

دوسری قسم پیتھالوجیکل اٹاپسی ہے اس کے لئے ہسپتال میں پیتھالوجسٹ ہوتا ہے اس قسم کی اٹاپسی میں امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور طبی ترقی کے راستے بھی کھلتے ہیں۔

پوسٹ مارٹم کی دونوں قسموں کے فوائد اور وجوہات:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱) موت کا سبب معلوم کرنا۔

۲) موت کے وقت کا تعین کہ کتنی دیر پہلے مرا ہے۔

۳) کس بیماری سے مرا ہے تاکہ حتی الامکان تدارک کیا جا سکے۔ مثلاً کہیں طاعون (PLEAGUE) کی وبا ہے۔ پوسٹ مارٹم کے ساتھ اس وبائی مرض کے اثرات بدن کے اندرونی اور بیرونی اعضاء میں معلوم کرنا تاکہ علاج دریافت ہو سکے۔

۴) شرح اموات معلوم کرنا۔

۵) قانون کی مدد کرنا۔

۶) بات کو تصدیق تک پہنچانا تاکہ عدل وانصاف سے فیصلہ ہو سکے۔

۷) کبھی موت کی وجہ معلوم نہیں ہو سکتی لیکن قدرے اطمینان ہو جاتا ہے کہ موت طبعی ہے۔ اس طرح بے گناہ آدمی کے پکڑے جانے کا احتمال نہیں رہتا۔

۸) زندہ بیمار انسانوں کی خیر خواہی کے مواقع کا فراہم کرنا۔

پوسٹ مارٹم کے نقصانات:

۱) میت کی توہین ہے۔

۲) کفن دفن اور جنازہ کی نماز میں تاخیر ہوتی ہے۔ اس لئے کہ پوسٹ مارٹم کے اپنے اوقات ہیں۔ رات کے وقت پوسٹ مارٹم نہیں ہوتا۔ ساری رات مردہ اسی طرح پڑا رہتا ہے۔ حالانکہ شرعی حکم ہے کہ مردہ کو جلدی دفن کرو۔

۳) ڈاکٹر اگر دیندار اور خدا ترس نہ ہو تو رشوت یا سفارش کی وجہ سے غلط رپورٹ لکھے گا۔

۴) مردہ کا جسم ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے۔ اس کی طرف دیکھنا گناہ ہے۔ ڈاکٹر اس گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

۵) کبھی میت عورت ہوگی مرد ڈاکٹر جب پوسٹ مارٹم کرے گا تو اس نعش کی طرف دیکھنا اور اس کو چھونا ہوگا۔ حالانکہ اس کا گناہ ہونا ظاہر ہے۔

۶) مردہ جسم سے بعض اعضاء نکالے جاتے ہیں جو ناجائز ہے اس لئے کہ مردہ کا ہر عضو قابل دفن ہے۔ حدیث میں ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فی جنازۃ ،فجلس النبی ﷺ علی شفیر القبر وجلسنا معہ فاخرج الحفاد عظماً ساقاً او عضداً فذھب لیکسر فقال النبی ﷺ لا تکسر ھا فان کسرک ایاہ میتاً ککسرک ایاہ حیاً لکن دسہ فی جانب القبر.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے حضور ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے ،قبر کھودنے والے نے پنڈلی یا بازو کی ہڈی نکالی اور توڑنے لگا تو حضور ﷺ نے فرمایا اس کو نہ توڑو کیونکہ زندہ اور مردہ کی ہڈی توڑنا برابر ہے بلکہ اس کو قبر کی ایک جانب دفن کردو۔

۷) کبھی ڈاکٹر نادانستگی میں غلط نتیجہ بھی اخذ کرسکتا ہے۔

۸) پوسٹ مارٹم کی ایک فلم رپورٹ میں دیکھا کہ نعش بالکل ننگی تھی حالانکہ جتنا ہوسکے نعش کو ڈھانکنا چاہیے۔جس طرح مردہ کو نہلاتے وقت اس کی ستر پوشی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۹) بعض اوقات میتوں کی قیمتی اشیاء اور رقم مردہ خانے کے عملہ کی نذر ہوجاتی ہے۔

مجوزین کے دلائل:

جن کا خیال ہے کہ پوسٹ مارٹم جائز ہے ان کے پاس قرآن وحدیث سے صریح دلیل نہیں ہے اور نہ ملتی ہے بلکہ قرآن و حدیث سے آئمہ مجتہدین نے جو قواعد فقہیہ مستنبط کئے ہیں ان کو بطور نظیر پیش کرتے ہیں۔مثلاً حالت اضطرار میں حرام کا ارتکاب جائز ہے۔یا دو ضرروں میں سے ہلکے ضرر کو اختیار کرنا یا شریعت میں مفاد عامہ کا لحاظ ہے۔بلکہ دین اسلام تو سب کی دینی اور دنیوی خیرخواہی کا نام ہے۔پوسٹ مارٹم کے جواز پر عرب علماء کا مقالہ حکم تشریح جثۃ المسلم کے نام سے ابحاث ہیئۃ کبار العلماء جلد دوم میں شائع ہوا ہے۔اس مقالہ میں فقہاء کرام کی عبارات ذکر کی ہیں۔مثلاً کفار اگر مسلمان قیدیوں کو بطور ڈھال استعمال کریں تو مسلمان حملہ آور ان مسلمان قیدیوں کی پرواہ نہ کریں بلکہ ان کفار پر حملہ کردیں۔اس لیے کہ اس پر بہت نفع مرتب ہورہا ہے۔فرماتے ہیں۔

وقال محمد الشربینی الخطیب الشافعی فان کان فیھم مسلم اسیر او تاجر و نحوہ جاز ذالک ای الرمی.

ترجمہ: اگر ان کفار میں کوئی مسلم قیدی یا تاجر پھنس جائے تو ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تیر برساؤ تا کہ جہاد معطل نہ ہو۔

(ابحاث ھیۂ کبار العلماء جلد ۲ ، صفحہ ۲۴).

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک قاعدہ یہ بھی ذکر کیا ہے کہ حاملہ مردہ عورت کا پیٹ شق کر کے بچہ نکالا جائے نووی کے حوالہ سے لکھتے ہیں (صفحہ ۲۹)۔

وان ماتت امراة وفی جوفها جنین حیی شق جوفها لانه استبقاء حی باتلاف جزء من المیت.

ترجمہ: اگر ایک حاملہ عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو پیٹ چاق کر کے بچہ نکالا جائے کیونکہ اس طرح مردہ کے ایک جز کو ضائع کر کے ایک جنس کو زندگی ملتی ہے۔ (صفحہ ۳۹)۔

یا کوئی کسی کا مال نگل کر مرجائے تو اس کا پیٹ چاق کر کے مال نکالا جائے گا اگر چہ بحرالرائق میں ایک قول اس کے خلاف بھی ملتا ہے۔ ابن نجیم فرماتے ہیں۔

وعن محمد رجل ابتلع درة اور دنانیر لاخر فمات المبتلع ولم یترک مالا فعلیه القیمه ولا یشق بطنه لا نه لا یجوز ابطال حرمه المیت لاجل الاموال.

ترجمہ: محمد سے روایت ہے کہ کوئی آدمی کسی کا موتی یا دینار نگل کر مرجائے اور مال نہ چھوڑا ہو تو اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ اور اس کا پیٹ چاق نہ کیا جائے کیونکہ میت کی عزت کو مال کی خاطر پائمال کرنا جائز نہیں۔ (البحرالرائق جلد ۸، صفحہ ۲۰۵)۔

اگر چہ چاق کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ اس سے آگے عبارت میں جواز کا قول ہے لیکن وہ اس لئے کہ اس مال کے ساتھ غیر کا حق لگ گیا ہے۔ جب کہ پوسٹ مارٹم والی میت پر زندوں میں سے کسی کا حق نہیں ہے۔ بلکہ میت اگر مسلمان کی ہے تو مسلمانوں پر کفن دفن اور نماز جنازہ کا حق ہے۔ اس مقالہ کے آخیر میں لکھا ہے کہ پوسٹ مارٹم کی تین قسمیں ہیں۔

۱) التشریح لغرض التحقق عن دعوی جنایه.

یعنی جرم کے دعوی کے تحقیق کے لئے۔ (ابحاث ہیئہ کبار العلماء جلد ۲ صفحہ ۶۸)۔

۲) التشریح لغرض التحقق عن امراض وبائیه لتتخذ علی ضوئه الاحتیاطات الکفیله بالوقایه منها وبائی امراض سے بچنے کے لئے پوسٹ مارٹم کرنا۔

۳) التشریح للغرض العلمی تعلما و تعلیماً یعنی میڈیکل کالج میں طلبہ و طالبات کو پریکٹیکل تعلیم دینے کے لئے پوسٹ مارٹم کرنا۔

ان تینوں قسم کے پوسٹ مارٹم کو جائز کہا ہے کیونکہ ان میں بہت فوائد اور مصلحتیں ہیں۔ آخر میں لکھتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ونظر الی ان التشریح فیہ امتھان لکرامہ یعنی اس بات کی رعایت رکھتے ہوئے کہ پوسٹ مارٹم میں مردہ کی توہین ہے۔(حالانکہ اس مقالہ میں دو جگہ علماء کرام کی عبارتیں ذکر کی ہیں۔کہ پوسٹ مارٹم میں اگر توہین کی نیت نہ ہو تو توہین نہیں) لیکن مقالہ کے آخر میں اقرار ہے کہ توہین بہر حال ہے۔ لکھتے ہیں۔

وحیث ان الضرورۃ الیٰ ذالک منتفیہ بتیسر الحصول علی جثث اموات غیر معصومہ فان المجلس یری الا کتفاء بتشریح مثل ھذہ الجثث وعدم التعرض لجثث اموات معصومین.

ترجمہ: مردہ جسم کھولنے کی ضرورت غیر معصوم لاش سے پوری ہو سکتی ہے تو مجلس کا یہ فیصلہ ہے کہ معصوم نعش کو نہ چھیڑو اور غیر معصوم لاش سے اپنی ضرورت پوری کرو۔

معصوم اور غیر معصوم کا فرق قابل تحقیق اور قابل غور ہے ان مجوزین نے ہر لاش کے پوسٹ مارٹم کی اجازت نہیں دی۔

الدکتور وہبۃ الذخیلی نے جواز کا قول کیا ہے لکھتے ہیں۔

یجوز التشریح عند الضرورۃ بقصد التعلیم لا غراض طبیۃ او لمعرفہ سبب الو فاۃ والبات الجنایتہ علی المتھم بالقتل ونحو ذالک لا غراض جنائیہ اذا توقف علیھا الوصول الی الحق فی امر الجنایہ للادلہ الدالہ علی وجوب العدل فی الاحکام حتی لا یظلم بریی ولا یفلت عن العقاب مجرم اثیم . (الفقہ الاسلامی دادلتہ الدکتور وھبتہ الذخیلی جلد ۳، صفحہ ۵۲۱).

ترجمہ:۔طبی غرض، موت کا سبب قاتل کا جرم ثابت کرنے کے لئے جب کہ حق تک پہنچنا اس پر موقوف ہو تو پوسٹ مارٹم ضروری ہے کیونکہ اسلام میں عدل کا حکم ہے تا کہ بے گناہ پکڑا نہ جائے اور گناہگار بچ نہ جائے۔

عدم جواز کے دلائل:

پاکستان کے اکثر علماء کے نزدیک پوسٹ مارٹم ناجائز ہے۔

دلائل:......

پوسٹ مارٹم سے مردہ نعش کی توہین ہوتی ہے حالانکہ میت قابل تکریم ہے جس طرح زندہ واجب التکریم ہے۔

"عن ام سلمۃؓ عن النبیؐ قال کسر عظم المیت ککسر عظم الحی فی الاثم قال الطیبی الاشارۃ الی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انہ لا یھان المیت کما لا یھان الحی وقال ابن عبدالبر یستفادمنہ ان المیت یتا لم ما یتألم بہ الحیی ومن لا زمہ ان یستلذ بما یستلذ بہ الحیی ". (ابن ماجہ مع حاشیہ صفحہ ۱۱۶ قدیمی کتب خانہ کراچی).

ترجمہ:۔ام سلمہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ مردہ اور زندہ کی ہڈی توڑنا گناہ میں برابر ہیں۔طیبی کہتے ہیں اس میں اشارہ ہے کہ مردہ کی توہین نہ کرو۔جیسے زندہ کی توہین منع ہے ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ زندہ کو جس چیز سے تکلیف ہوتی ہے اس سے مردہ کو بھی تکلیف ملتی ہے۔لذت کو بھی اس پر قیاس کرو۔

۲)عن عائشہؓ رسولؐ قال کسر عظم المیت ککسرہ حیاً. (ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۴۵۸ میر محمد کتب خانہ کراچی)۔

حاشیہ میں ابن مسعود سے مروی ہے کہ: اذی المومن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ یعنی موت وحیات میں تکلیف برابر ہے۔

۳)عن عائشہؓ زوج النبیؐ کانت تقول کسر عظم المسلم میتا ککسرہ وھو حی .

یعنی مردہ مسلم کی ہڈی توڑنا ایسا ہے جیسا کہ زندہ کی ہڈی توڑنا۔(موطا امام مالک مع حاشیہ صفحہ ۲۲۰ میر محمد کتب خانہ کراچی)۔

قال الباجی یریدان لہ من الحرمہ فی حالہ موتہ مثل مالہ منھا حال حیاتہ .

باجی کہتا ہے کہ انسان کی حرمت زندگی اور موت میں ایک جیسی ہے ہڈی توڑنا مردہ اور زندہ کی برابر ہے۔

السیر الکبیر میں ہے۔ولادمی محترم بعد موتہ علی ماکان علیہ فی حیاتہ.(الشرح السیر الکبیر جلد ۱ صفحہ ۱۲۸). قال ابن الملک الی ان المیت یتالم .(مرقاۃ جلد ۴ ، صفحہ ۷۹).

مردہ کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ پوسٹ مارٹم میں ڈاکٹر کی نیت توہین کی نہیں ہوتی لیکن یہ خیال ٹھیک نہیں کیونکہ مردے بے چارے کا کیا قصور ہے وہ تو بدست زندہ ہے کسی فقیہ اور مجتہد نے اس میں توہین کی نیت کرنے یا نہ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔جب ایک کام توہین ہے تو اس میں تکریم کی نیت کیسے ہوگی۔کیونکہ توہین امر ممنوع ہے، ہاں کسی مباح کام میں اچھی اور بری نیت ہوسکتی ہے زندہ آدمی کے آپریشن کے لئے چیر پھاڑ پر قیاس صحیح نہیں۔کیونکہ یہ مریض کی اجازت کے ساتھ اس کا علاج ہے لیکن مردہ تو مکمل طور پر زندوں کے ہاتھ میں گروی ہوتا ہے۔لہٰذا ہر حالت میں پوسٹ مارٹم مردہ کی توہین ہے اور اس کا اقرار عرب علماء نے بھی مقالہ کے آخر میں کیا ہے جہاں تک (Medicological Autopsy) کا تعلق ہے تو اس کے مقابلہ میں اسلام نے ہماری بہترین راہنمائی کی ہے مدعی کے ذمہ گواہ ہیں۔اگر گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ قسم کھائے گا یا انکار کرے گا۔قسم کھانے کی صورت میں بری ہوگا۔اور انکار کی صورت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں مجرم ٹھہرے گا۔ اگر کسی جگہ کوئی مقتول پایا جائے تو اس کے لئے قسامت ہے۔ یعنی قاتل معلوم نہ ہونے کی صورت میں پچاس مردوں سے اس علاقہ میں قسم لی جائے گی اس کے بعد ان پر دیت آئے گی۔

پوسٹ مارٹم کی ممکنہ جواز کی صورتیں:

میڈیکالوجیکل اٹاپسی میں تو پوسٹ مارٹم کی ضرورت نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ اسلام نے اس بارے میں واضح خطوط متعین کردیئے ہیں۔

جواز کی صورتیں:

۱)......اگر کسی میت کے بارے میں پوسٹ مارٹم کے بغیر صحیح عدل وانصاف تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ ہو مثلاً جنرل آصف نواز کو دفنانے کے کافی عرصہ بعد دعویٰ کیا گیا کہ ان کو زہر دیا گیا ہے۔ اس لئے ان کے بالوں اور ناخنوں کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔

۲)......کسی جگہ کوئی مردہ پایا گیا اور اس پر قتل کے آثار نہ ہوں تو پوسٹ مارٹم کے ذریعے پہلے تصدیق کی جائے کہ موت غیر طبعی ہے اس کے بعد قاتل کی تلاش کر کے قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ جیسا کہ قسامت میں ہوتا ہے۔

۳)......قتل کے فوراً بعد پوسٹ مارٹم سے گواہوں کا سچ جھوٹ ظاہر ہوسکتا ہے خصم کی جرح کا حق بھی ہے۔ اس لئے اگر پوسٹ مارٹم کو جرح کے قائم مقام کردیا جائے تو شاید مفید جرح ہوگی۔

اس طرح پیشہ ور گواہوں سے نجات بھی ملے گی لیکن اس میں ڈاکٹر کی دیانت بھی شرط ہے۔

پوسٹ مارٹم کی شرائط:

۱)......ستر پوشی کا اہتمام۔

۲)......پوسٹ مارٹم میں تاخیر نہ ہو۔

۳)......میت کے گھر کے قریب ہی اگر اس کا انتظام ہو تو بہتر ہوگا۔

۴)......عورت کا پوسٹ مارٹم لیڈی ڈاکٹر کرے۔

۵)......کوشش یہ ہو کہ مردہ کے جسم کے کھولنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ بلکہ بیرونی معائنہ پر اکتفاء کیا جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶)......ہوسکتا ہے آئندہ کے لئے ایسے ایکسرے ایجاد ہوجائیں کہ مردہ کے جسم کوکھولنے کی ضرورت نہ پڑے۔الٹراساؤنڈ(M.R.T IC.T.S CAN) سے جسم کا اندرونی معائنہ ہوسکتا ہے۔

۷)......میت کے معدہ سے زہر معلوم کرنے کے لئے خوراک کسی پائپ کے ذریعے نکالی جائے۔

۸)......ایسے ڈاکٹروں کواخلاقی تعلیم کا حاصل کرنا اوراس پرعمل بہت ضروری ہے۔

۹)......اگرکوئی ڈاکٹراس میں بددیانت ثابت ہوجائے تو تعزیراًسزادی جائے۔

۱۰)......میت کے جسم سے کوئی بھی عضو نہ نکالا جائے۔اگر معائنہ کے لئے نکالنا ناگزیر ہوتو پھراس جگہ جوڑ دیا جائے۔

۱۱)......پوسٹ مارٹم کے بعد جسم کوسی دیا جائے۔

اس کے علاوہ پیتھالوجیکل اٹاپسی(Pathological Autopsy) جس میں طبی ترقی اورامراض کی تشخیص ہوتی ہے۔اس میں کافی سوچ بچار کی ضرورت ہے کیونکہ اس قسم کے پوسٹ مارٹم کوطبی ترقی میں بڑا دخل ہے۔جوانسانی زندگی کی اہم ضرورت ہے پوری انسانیت کی بقاء کا مسئلہ ہے۔اس قسم کے پوسٹ مارٹم کی ضرورت وبائی امراض کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔لیکن اس پوسٹ مارٹم کے لئے کس قسم کی لاش ہوگی؟ کیونکہ بے حرمتی اس میں لازم ہے نعشوں کے اندر امیر غریب اور لاوارث کا فرق نہیں کیونکہ سب کوحرمت اللہ نے دی ہے۔سب کی حرمت برابر ہے میت کا کوئی وارث طبعی طور پراپنے مورث کی نعش کوتجربہ گاہ بننے نہیں دیتا۔دوسری طرف شریعت کی طبعیت پربھی بوجھ ہے۔

قانونی چارہ جوئی کے لئے کوشش یہ کی جائے کہ میت پوسٹ مارٹم سے بچ جائے۔ویسے بھی ہرلاش کی پوسٹ مارٹم ضروری نہیں۔گورنمنٹ کوچاہیے کہ اس کے مقابلہ میں شرعی طریقوں کی پابندی کرے۔ہرنعش کے پوسٹ مارٹم پراتنا زور دینے کی بجائے شریعت پرچلنا آسان ہے۔آخراس میں کیا قیامت ہے لوگوں کوسچی گواہی کی ترغیب دی جائے گواہوں کوتحفظ دیا جائے پیشہ ورگواہوں کوسزادی جائے مجرم کوعبرتناک سزادی جائے اس طرح پوسٹ مارٹم کی ضرورت نہ رہے گی۔جواز کی جوممکنہ صورتیں ذکر کی گئیں اس کے ساتھ پوسٹ مارٹم کی ضرورت بہت کم ہوجائے گی۔

جواز کے لئے علماء کا اجماع ضروری ہے اس کے بعد مذکورہ شرائط کے مطابق پوسٹ مارٹم ہوگا۔ایسے نازک اوراہم مسائل میں ایک آدھ مفتی کا فتویٰ اوررائے صحیح نہیں اس طرح ڈاکٹر حضرات اورحکومت کا فتویٰ بھی اس کے جواز میں قابل قبول نہیں۔کیونکہ دونوں فتویٰ اوراجتہاد کے اہل نہیں ہیں۔ (واللہ اعلم) . ...☆☆☆☆☆......

© rasailojaraid.com